دوسرا باب

مقاصدِ تعلیم

(Aims of Education)

تعلیم کے عمل میں وہ تمام معلومات و تجربات شامل ہیں جو بنی نوع انسان نے آغازِ انسانیت سے آج تک تاریخ کے مختلف ادوار میں حاصل کیے ہیں۔ یہی تجربات و مشاہدات نسل در نسل ہم تک پہنچے ہیں اور ذخیرۂ علم کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ یہ ذخیرۂ علم، تعلیم کے ذریعے نئی نسلوں تک پہنچتا ہے۔ عمل تعلیم کی منظم صورت نظامِ تعلیم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

نظامِ تعلیم

نظامِ تعلیم سے مراد تعلیم سے متعلقہ عناصر کا ایسا مجموعہ ہے جو باہمی طور پر مربوط اور منظم انداز میں تسلسل کے ساتھ مقاصد کے حصول کے لیے ایک یونٹ کی شکل میں کام کرتا ہے۔

نظامِ تعلیم کی اس تعریف سے ظاہر ہے کہ اس میں اصل حیثیت مقاصدِ تعلیم کی ہے۔ کسی ملک کے نظامِ تعلیم میں تمام عناصر ان ہی مقاصد کے حصول کے لیے اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ مقاصدِ تعلیم ہی نظامِ تعلیم کو مربوط بنانے میں مدد دیتے ہیں اور یہ تمام نظامِ تعلیم میں روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔

مقاصدِ تعلیم (Aims of Education)

نظامِ تعلیم کا سب سے اہم عنصر مقاصدِ تعلیم ہیں۔ تعلیم کے باقی تمام عناصر ان ہی مقاصد کے حصول کے لیے کام کرتے ہیں۔ یہی مقاصد باقی تمام عناصر کو آپس میں مربوط اور ہم آہنگ کرتے ہیں۔ یہ پورے نظامِ تعلیم کی سمت کو درست رکھنے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں اور انہیں پرکھنے کے لیے امتحانات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

مقاصدِ تعلیم، کسی بھی معاشرے کے نظریۂ حیات اور فلسفیانہ تصورات سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ ہر قوم اپنے مقاصدِ تعلیم کا تعین، اپنے ملک کے تاریخی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی پس منظر میں کرتی ہے جو افرادِ معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ مقاصدِ تعلیم میں سے کچھ مقاصد دائمی ہوتے ہیں جن کا تعلق اس قوم کے بنیادی تصورات و نظریات سے ہوتا ہے اور کچھ مقاصد عارضی ہوتے ہیں جو وقتی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ مقاصدِ تعلیم قومی ضروریات سے ہم آہنگ ہوں نظامِ تعلیم نئی نسل کو اپنے آبائی ورثے اور علوم و فنون سے آگاہ کر کے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق معاشرے کے لیے مطلوب افراد تیار کر سکے جو زندگی کے مختلف شعبوں میں ماہرین اور کارکنوں کی حیثیت سے اپنے فرائض اور ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

ہمارا ملک، پاکستان ایک عظیم تحریک کے نتیجے میں اسلامی نظریہ کی بنیاد پر ایک نظریاتی مملکت کے طور پر وجود میں آیا۔ برصغیر پاک و ہند میں اس نظریاتی مملکت کا وجود اس خطہ کے مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اس مملکت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ یہاں قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق ایک حقیقی، اسلامی اور فلاحی معاشرہ قائم ہو جہاں معاشرتی انصاف، رواداری، اخوت

اور مساوات کی بنیاد پر لوگ اپنی زندگی بسر کر سکیں۔

نظریاتی مملکت، پاکستان میں مقاصدِ تعلیم کے تعین کے لیے اسلامی نظریۂ حیات کے بنیادی تصورات کا جاننا ضروری ہے۔ اسلامی نظریۂ حیات کی رو سے زمین پر خدا کے حکم اور قانون کا اس طرح نفاذ کرنا ہے کہ اس میں بسنے والے باشندے اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بسر کر سکیں۔ اسلامی نظریہ، زندگی کے تمام شعبوں کی طرح تعلیم کے شعبہ کو بھی اپنے دائرہ کار میں شامل کرتا ہے اور اپنی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق نظامِ تعلیم کی تشکیل چاہتا ہے۔

پاکستان کے نظامِ تعلیم میں مقاصدِ تعلیم

نظریاتی مملکت پاکستان کے نظامِ تعلیم میں مقاصدِ تعلیم کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

i- روحانی واخلاقی مقاصد ii- ذہنی وعلمی مقاصد iii- معاشی و پیشہ ورانہ مقاصد iv- سماجی وثقافتی مقاصد

i- روحانی واخلاقی مقاصد

پاکستانی معاشرے میں اخلاقی و روحانی لحاظ سے افرادِ معاشرہ کی تعلیم وتربیت کو اولیت حاصل ہے۔ اس میں رضائے الٰہی کے حصول کو اہم ترین مقصدِ تعلیم کی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معبودیت اور عقیدۂ توحید، ان مقاصدِ تعلیم کا مرکز ومحور ہے۔ اس لحاظ سے مقاصدِ تعلیم مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ رضائے الٰہی ب۔ معرفتِ الٰہی ج۔ اطاعتِ الٰہی د۔ دین اسلام کا علم اور فہم وبصیرت

ر۔ اخلاق حسنہ وتزکیہ نفس س۔ فکر آخرت

ا۔ رضائے الٰہی کا حصول

تعلیم کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ تمام اعمال صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے ہونے چاہییں۔ اخلاص نیت کے ساتھ چھوٹا عمل بھی بہت بڑی نیکی شمار ہوگا اور منافقت کی صورت میں ایک بڑا عمل بھی وبال ثابت ہوگا۔ اس لیے تعلیم کے مقاصد میں اس نکتہ کو اولین حیثیت حاصل ہے۔

ب۔ معرفتِ الٰہی

تعلیم کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ طالب علم، تعلیم کے نتیجے میں، اللہ رب العالمین کو پہچان سکے۔ وہ اللہ ہی کو اپنا خالق، مالک، پروردگار اور حاکم سمجھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اختیارات اور اس کی بادشاہی کا شعور حاصل کر سکے اور تعلیم کے نتیجے میں وہ خود کو اللہ کا بندہ سمجھے اور اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونے کا یقین پیدا ہو۔ ایسی تعلیم بیکار ہے جس سے انسان اپنے مالک وخالق سے دُور ہو۔ طالب علم کو اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کی تمام صفات کا علم اور یقین ہو۔

ج۔ اطاعتِ الٰہی

تعلیم کا ایک مقصد یہ ہے کہ تعلیم یافتہ فرد اپنی عملی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ایک مسلمان کی حیثیت سے بسر کرنے کے قابل ہو جائے۔ وہ اسلامی عبادات پر عمل پیرا ہو کر حلال اور حرام میں تمیز کر سکے۔ وہ حق کی پیروی کرے اور باطل سے اپنے آپ کو بچائے اور اس طرح اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں بسر کرنے کے قابل ہو جائے۔

د۔ دینِ اسلام کا علم اور فہم و بصیرت پیدا کرنا

تعلیم کے نتیجے میں انسان کو محض خواندہ بنانا ہی مقصود نہیں ہے بلکہ اس سے طالب علم میں دینِ اسلام کی سوجھ بوجھ پیدا کرنا ہے۔ تعلیم کے حصول کے بعد وہ اس قابل ہو جائے کہ وہ غیر اسلامی زندگی سے بچ سکے۔ وہ اسلامی نظامِ زندگی کے مزاج اور روح سے آگاہ ہو اور فکر و عمل کے ہر گوشے اور زندگی کے ہر شعبے میں طالب علم یہ جان سکے کہ کونسا طرزِ فکر اور عمل، دینِ اسلام کے مطابق ہے اور کونسا دینِ حق کے خلاف ہے۔ اسے دین کے تمام بنیادی عقائد، عبادات اور تعلیمات کا علم حاصل ہو اور یقین ہو کہ اصل حقائق وہ ہیں جو دین اسلام پیش کرتا ہے۔

ر۔ اخلاقِ حسنہ اور تزکیہ نفس

طالب علم، اسلامی عقائد و عبادات اور فہمِ دین کے ساتھ ساتھ، اپنی سیرت و کردار، عادات و اطوار اور عملی زندگی ایک اسلامی ریاست کے باشعور اور باکردار مسلمان شہری کی حیثیت سے بسر کرنے کے قابل ہو۔ وہ اپنے گفتار و کردار میں اسلامی رویے کا عملاً مظاہرہ کرے۔ اسی طرح اخلاقیات کو انسانی زندگی میں اہم مقام حاصل ہے۔ تعلیم کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ تعلیم یافتہ انسان، اچھے اخلاق کو اپنانے والا اور برے اخلاق اور ناپسندیدہ کاموں سے بچنے والا ہو۔ نفس کی پاکیزگی اور اخلاق حسنہ اعلیٰ انسانی صفات ہیں۔ تعلیمی عمل کے نتیجے میں ہر بچے میں ان صفات کا پیدا ہونا ضروری ہے۔

س۔ فکرِ آخرت

تعلیم کا ایک مقصد یہ ہے کہ تعلیم، انسان کو اپنی حقیقی یعنی آخرت کی زندگی میں کامیابی اور فلاح کے لیے تیار کرے۔ اسے ہر وقت یہ احساس ہو کہ موجودہ دنیا میں، اس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو، جو کل یعنی آخرت کی زندگی میں اس کے لیے وبال اور نقصان کا باعث بنے۔ اس طرح آخرت کی فکر اور کامیابی قدم قدم پر اس کے پیش نظر رہے۔

تعلیم کے مندرجہ بالا مقاصد، ایک انسان کو حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار، متقی اور پرہیزگار بندہ بننے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ وہ خود نیکی پر عمل کرنے والا اور دوسروں تک اس نیکی کے پیغام کو پہنچانے والا ہو، دین حق کی روشنی دوسروں تک پہنچانا اور غلبۂ دین کے لیے اپنی پوری توانائیاں صَرف کرنا ایک تعلیم یافتہ فرد کا نصب العین ہو۔ وہ صبر و استقامت سے راہِ حق پر گامزن رہے اور وقت آنے پر اپنے ملک و قوم اور ملتِ اسلامیہ کے لیے اپنی جان اور مال قربان کرنے سے دریغ نہ کرے۔

ii- ذہنی اور علمی مقاصد

تعلیم، ہمیشہ معاشرے کے فلسفۂ حیات کے تابع ہوتی ہے فلسفہ جہاں زندگی کے تمام شعبوں کو بنیادی تصورات و افکار فراہم کرتا ہے، وہاں نظامِ تعلیم کے لیے فکری بنیاد بھی، فلسفۂ حیات سے حاصل ہوتی ہے۔ تعلیم کا عمل پیدائش سے لے کر زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہتا ہے۔ تاریخ کتنا ہی فاصلہ طے کر جائے یا زمانہ کتنا ہی ترقی کر جائے، جب تک یہ دنیا قائم ہے اور اس پر انسان کا وجود ہے، وہ ان بنیادی سوالات کا سامنا کرتا رہے گا۔ ان بنیادی سوالات میں انسان، کائنات، خالق کائنات اور زندگی کا حقیقی تصور شامل ہیں۔

گویا انسان، کائنات، خدا اور زندگی کے حقیقی تصورات کو جانے بغیر تصورِ تعلیم اور مقاصدِ تعلیم کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے ہر معاشرہ میں اہلِ فکر و نظر نے ان سوالات کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح اپنے افراد و معاشرہ کے لیے اور خاص طور پر اپنی نسل نو کے لیے تعلیمی افکار اور مقاصدِ تعلیم وضع کیے ہیں۔

پاکستان جیسی نظریاتی مملکت کے نظامِ تعلیم میں ذہنی اور علمی نقطہ نظر سے تعلیم کے مندرجہ ذیل مقاصد ہونا ضروری ہیں۔

ا۔ خودشناسی ب۔ تسخیر کائنات ج۔ تصور علم سے آگہی

د۔ خلافتِ الٰہی کی ذمہ داریاں ر۔ عالمی قیادت کی صلاحیت

ا۔ خودشناسی

تعلیم کا ایک مقصد یہ ہے کہ تعلیم کے نتیجے میں خودشناسی، خود آگہی اور معرفتِ نفس کے ذریعے انسان نہ صرف اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر انہیں استعمال میں لاسکتا ہے، بلکہ انہیں نشو ونما دے کر اعلیٰ مراتب تک بھی پہنچ سکتا ہے۔علامہ اقبالؒ نے اسے خودی کا نام دے کر تعلیمی مقاصد کے لیے ایک علامت کے طور پر استعمال کیا ہے۔

ب۔ تسخیر کائنات

تعلیم کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ طالب علم اس کائنات کی حقیقت کو سمجھے۔اس کے پوشیدہ خزانوں کا کھوج لگائے۔اس کائنات کو اپنے مقاصد کے لیے جائز اور بھرپور طریقے سے استعمال میں لائے اور اسے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے طور پر شمار کرے۔تسخیر کائنات کے لیے سائنسی علوم اور ٹیکنالوجی کا حصول ضروری ہے۔

ج۔ تصور علم سے آگہی

تعلیم کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ طالب علم، علم کے حقیقی تصور سے آگاہ ہو کر حقیقی سرچشمہ علم اور ذرائع علم سے واقفیت حاصل کرے اور انہیں استعمال میں لا کر کائنات کے اصل حقائق (Facts) اور حقیقت اصلیہ (Ultimate Reality) تک پہنچنے کی کوشش کرے۔اسے معلوم ہو کہ علم کا حقیقی سرچشمہ اللہ کی ذات ہے اور حقیقی ذریعہ علم وحی ہے۔اصل حقائق تک رسائی صرف اسی ذریعہ علم سے ہو سکتی ہے۔باقی ذرائع علم قیاس پر مبنی ہیں جو غلط بھی ہو سکتے ہیں۔

د۔ خلافت الٰہی کی ذمہ داریاں پہچاننا

مقاصد تعلیم میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ طالب علم کو یہ معلوم ہو سکے کہ وہ اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔وہ باقی تمام مخلوقات سے افضل ہے۔لہٰذا نائب الٰہی کے تقاضوں کو سمجھ کر اس کائنات میں اپنے فرائض کی ادائیگی کرے تاکہ یہ کائنات پوری انسانیت کے لیے امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے۔

ر۔ قیادت عالم کی صلاحیت پیدا کرنا

تعلیم کے ذریعے افراد معاشرہ کو عالمی قیادت کے منصب کیلئے اہل بنانا اور زندگی کے تمام شعبوں میں اس طرح آگے بڑھانا کہ وہ عالمی قیادت کے منصب کیلئے اپنے آپ کو آمادہ کریں۔

دنیا کی قیادت، علم وہنر کی مرہون منت ہے۔نظام تعلیم کے ذریعے اعلیٰ قائدانہ صلاحیتوں کے حامل افراد کی تیاری، تعلیم کا اہم مقصد ہونا چاہیے۔

iii- معاشی و پیشہ ورانہ مقاصد

ہمارے نظام تعلیم کے مقاصد کے تعین میں زندگی کے مختلف شعبوں کیلئے افراد معاشرہ کی تیاری پیش نظر رہنی چاہیے تاکہ

فارغ التحصیل افراد، حلال روزی کمانے کے اہل ہوں اور مختلف پیشوں کو اپنا کر اپنے لیے، اپنے اہل وعیال اور ملک وقوم کے لیے معاشی ترقی کا باعث ہوں۔ تعلیم ایسی بامقصد ہونی چاہیے کہ اس سے ہنر مند افراد تیار ہوں مثلاً ڈاکٹر، انجینئر، ٹیکنیشن، اساتذہ اور وکلا تاکہ تعلیم یافتہ کارکن ملکی معیشت کو ترقی دینے میں مددگار ثابت ہوسکیں۔ تعلیم کا مقصد صرف پڑھے لکھے بیروزگاروں کی کھیپ تیار کرنا نہ ہو بلکہ ملکی اور بین الاقوامی ضروریات کے مطابق پیشہ ورانہ مہارت کے حامل افراد تیار کرنا ہو۔

تعلیم کے مندرجہ ذیل معاشی اور پیشہ ورانہ مقاصد ہیں۔

ا۔ ہنر مند افراد کی تیاری

تعلیم کی بدولت ملک وقوم کو ایسے افراد مہیا ہوتے ہیں جو مختلف پیشوں میں مہارت رکھتے ہیں مثلاً میڈیکل، انجینئرنگ، ایگریکلچر وغیرہ، اس طرح معاشرے کی مختلف النوع معاشی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے اور معاشرے کو خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔

ب۔ معاشی ترقی اور خوشحالی

تعلیم یافتہ افراد ملکی معیشت میں ترقی اور خوشحالی کا باعث بنتے ہیں۔ ملک کی قومی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے جو معاشی کامیابی کی ضمانت ہے۔

ج۔ معاشی خود کفالت

تعلیم کی بدولت ایسے افراد تیار ہوتے ہیں جو معاشرے پر معاشی بوجھ نہیں بنتے۔ وہ مختلف پیشوں اور مہارتوں کے باعث روزگار حاصل کر لیتے ہیں اور روپیہ پیسہ کما کر خود کفیل ہوتے ہیں جس سے معاشرہ معاشی خوشحالی کی طرف بڑھتا ہے۔

iv- سماجی وثقافتی مقاصد

معاشرے کی تشکیل اور ارتقا کیلئے باشعور شہریوں کی تیاری وفراہمی ضروری ہے۔ اس نقطہ نظر سے تعلیم کے مقاصد مندرجہ ذیل ہوسکتے ہیں۔

ا۔ شہریت کے حقوق وفرائض کا شعور پیدا کرنا۔
ب۔ حفظان صحت کے اصولوں کا فہم اجاگر کرنا۔
ج۔ سیاسی بصیرت وشعور پیدا کرنا۔
د۔ امت مسلمہ کا تصور ذہن نشین کرنا۔
ر۔ وحدت انسانی کا شعور پیدا کرنا۔

ا۔ شہریت کے حقوق وفرائض کی ادائیگی کیلئے تیاری

تعلیم کے ذریعے ہر شہری کو اس قابل بنانا کہ وہ معاشرے میں دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کے قابل ہو اور اپنے فرائض کو پہچان کر انہیں ٹھیک طور پر ادا کرے۔ اس طرح ایک صحت مند متوازن اور عادلانہ معاشرہ کے قیام کیلئے مطلوبہ شہری تیار کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

ب۔ حفظان صحت کے اصولوں کا فہم اجاگر کرنا

مقاصد تعلیم میں یہ بات بھی شامل ہو کہ طالب علم اپنی ذات، ماحول اور معاشرے میں حفظان صحت کے اصولوں کا فہم وشعور رکھتے ہوں اور ان پر عمل پیرا ہو کر انفرادی اور اجتماعی معاشرتی زندگی کے لیے صاف اور صحت مند معاشرہ تشکیل دینے میں اپنا کردار ادا

کر سکیں۔

ج۔ سیاسی بصیرت و شعور پیدا کرنا

تعلیم کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ نسل نو میں اپنے قومی مسائل کا فہم و شعور ہو اور وہ سیاسی بصیرت کا مظاہرہ کر سکیں۔ اپنی قیادت کے انتخاب میں اہلیت، اعلیٰ معیار اور اچھی صفات کے حامل افراد کو منتخب کر کے ایک جمہوری معاشرے کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اور سیاسی بصیرت اور رواداری سے کام لیتے ہوئے قومی معاملات میں اقلیتوں کو بھرپور طریقہ سے شامل کر سکیں۔

د۔ امت مسلمہ کا تصور اجاگر کرنا

مقاصد تعلیم میں امت مسلمہ کے تصور کا شعور پیدا کرنا بھی شامل ہونا چاہیے تاکہ طلبہ یہ جان سکیں کہ وہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مسلمان امت کے ساتھ اخوت کے رشتے میں منسلک ہیں۔ وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے دکھ درد میں شریک ہیں۔ ان کی تکلیفوں کو دور کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔

ر۔ وحدت نسل انسانی کا تصور پیدا کرنا

تعلیم کے ذریعے اس احساس کو پیدا کرنا کہ پوری انسانیت، اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ نسل انسانی کا آپس میں وحدت کا رشتہ ہے۔ اس طرح انسانیت کے تقاضوں کو سمجھنا انسانی حقوق کی سربلندی اور پوری دنیا کے انسانوں کے ساتھ اپنے آپ کو ہم آہنگ کرنا، تعلیم کا مقصد ہونا چاہیے تاکہ ایک عالمگیر، انسانی معاشرہ وجود میں آسکے جو ہر قسم کے تعصبات اور امتیازات سے پاک ہو۔

تعلیم کی اقسام

تعلیم کو بنیادی طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

i- عام تعلیم　　ii- پیشہ ورانہ تعلیم

i- عام تعلیم

ایسی تعلیم ہے جس کا اہتمام سکولوں، کالجوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں کیا جاتا ہے عام تعلیم کہلاتی ہے۔ ہر معاشرہ اپنی بقا اور تسلسل کے لیے تعلیم کا انتظام کرتا ہے۔ تعلیم کے ذریعے وہ اپنے عقائد و نظریات اپنی اقدار و روایات اور اپنی تہذیب و ثقافت نسلِ نو کو منتقل کرتا ہے۔ اسی طرح معاشرتی آداب، رہن سہن کے طریقے، انسانی تعلقات، اجتماعی زندگی گزارنے کے طریقے اور زندگی کے بارے میں بنیادی نوعیت کی معلومات بھی نسلِ نو تک پہنچاتا ہے۔ تعلیم کا ایک اہم مقصد فرد کو اس قابل بنانا بھی ہے کہ وہ پڑھ لکھ کر خواندہ بن سکے۔

خواندگی ہر معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ ہر معاشرہ خواندگی پر بہت زور دیتا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں خواندگی کی شرح تاحال بہت کم ہے تاہم اس کے لیے کوششیں ہوتی رہی ہیں۔

پاکستان میں عام تعلیم تین مدارج پر مشتمل ہے جس میں ابتدائی، ثانوی و اعلیٰ ثانوی اور اعلیٰ سطح کی تعلیم شامل ہے۔ نرسری سے ایم۔اے تک کی تعلیم اس زمرے میں آتی ہے۔ تاہم سائنسی تعلیم اور پیشہ ورانہ تعلیم اس میں شامل نہیں ہے۔

عمومی تعلیم کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

ا۔ ابتدائی یا ایلیمنٹری ایجوکیشن

پہلی جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت تک کی تعلیم ابتدائی یا ایلیمنٹری ایجوکیشن کہلاتی ہے اس کا دورانیہ 8 سال ہے پرائمری ایجوکیشن کا دورانیہ ایک سے پانچ سال اور مڈل ایجوکیشن کا دورانیہ تین سال کا ہے۔

ب۔ ثانوی تعلیم یا سیکنڈری ایجوکیشن

دسویں جماعت تک کی تعلیم کو ثانوی اور بارہویں جماعت تک کی تعلیم کو اعلیٰ ثانوی یا ہائیر سیکنڈری ایجوکیشن کہتے ہیں۔ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کے لیے ہمارے ملک میں ہائی سکولز یا ہائیر سیکنڈری سکولز قائم ہیں۔

ج۔ اعلیٰ تعلیم یا ہائیر ایجوکیشن

تیرھویں جماعت سے لے کر سولہویں جماعت تک کی تعلیم اعلیٰ تعلیم کہلاتی ہے بی۔ اے تک گریجویشن اور ایم اے کی تعلیم کو پوسٹ گریجویشن کہا جاتا ہے۔ یہ تعلیم کالجز اور یونیورسٹیوں میں دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ایم فل، پی ایچ ڈی اور پوسٹ ڈاکٹریٹ کی تعلیم بھی اعلیٰ تعلیم کہلاتی ہے۔

ii- پیشہ ورانہ تعلیم

معاشرہ عمومی تعلیم کے ذریعے اپنی تہذیب و ثقافت اور اپنی اقدار و روایات نسلِ نو تک منتقل کرتا ہے لیکن تمدنی ضروریات کی تکمیل اس سے ممکن نہیں ہوتی لہٰذا وہ زندگی کے مختلف شعبوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے پیشہ ورانہ تعلیم کا اہتمام کرتا ہے۔ اس تعلیم میں طب، انجینئرنگ، زراعت، تجارتی اور کاروباری تعلیم وغیرہ شامل ہیں اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ا۔ طب کی تعلیم

معاشرے کے افراد کو صحت مند رکھنے اور انہیں مختلف بیماریوں سے بچانے کے لیے طب کی تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ تعلیم نہ صرف معاشرے کی ضرورت کو پورا کرتی ہے بلکہ معاشرہ کے استحکام کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ طبی تعلیم کے لیے بنیادی تعلیم ایف۔ ایس۔ سی ہے۔ جس کے بعد طالب علم میڈیکل کالج میں داخلہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس کورس کا دورانیہ پانچ سال پر مشتمل ہے۔

ب۔ انجینئرنگ کی تعلیم

ملک کی صنعتی ترقی کے لیے انجینئرنگ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مختلف انجینئرنگ کالج اور یونیورسٹیاں یہ خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ انجینئرنگ کی تعلیم سول، الیکٹریکل، میکینکل اور دیگر شعبوں میں منقسم ہے۔ اس کے لیے بنیادی تعلیم ایف۔ ایس۔ سی (پری انجینئرنگ) ہے۔ ایف۔ ایس۔ سی کرنے کے بعد طالب علم انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ لے سکتا ہے اور چار سالہ کورس کے بعد ڈگری حاصل کرتا ہے۔

ج۔ زراعت کی تعلیم

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اسے زرعی لحاظ سے خود کفیل ہونا ہے۔ جس کے لیے زیادہ سے زیادہ رقبہ زیرِ کاشت لانا ضروری ہے۔ نیز بڑھتی ہوئی آبادی کی معاشی ضروریات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اس میدان میں ترقی نہایت ضروری ہے۔

پاکستان کے تمام صوبوں میں زرعی یونیورسٹیاں موجود ہیں جہاں زرعی تعلیم دی جاتی ہے طلبہ ایف۔ ایس۔ سی کے بعد داخلہ کے اہل ہوتے ہیں جہاں بی ایس سی آنرز (زراعت) اور ایم ایس سی آنرز (زراعت) کرائے جاتے ہیں۔ ان یونیورسٹیوں میں فصلوں اور پھلوں وغیرہ میں اضافے اور بیجوں اور فصلوں کی نئی اقسام کی دریافت وغیرہ پر تحقیق ہوتی ہے۔

د۔ تجارتی اور کاروباری تعلیم

کاروبار اور معاشی ترقی کے لیے تجارت اور ٹیکسٹائل وغیرہ کے شعبوں میں ایسے افراد کی مانگ بڑھتی جارہی ہے جو اس میدان میں پیشہ ورانہ تعلیم کی ڈگری رکھتے ہوں۔

تجارتی و کاروباری تعلیم کے لیے کمرشل کالجز، کامرس کالجز اور بزنس کالجز موجود ہیں جہاں سے طلبہ تعلیم حاصل کر کے ان شعبوں میں جاتے ہیں۔

ر۔ قانون کی تعلیم

معاشرے میں امن وامان قائم کرنے اور عام افراد کو عدل وانصاف مہیا کرنے کے لیے قانون کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مختلف یونیورسٹیاں قانون کی تعلیم کا اہتمام کرتی ہیں۔ بی۔ اے کے بعد قانون کی تعلیم میں داخلہ ملتا ہے۔ قانون کی تعلیم (ایل ایل بی) کا دورانیہ دو سال سے بڑھا کر تین سال کر دیا گیا ہے۔

س۔ ہوم اکنامکس کی تعلیم

معاشرے کی معاشی ترقی خواتین کی شرکت کے بغیر ناممکن ہے۔ گھریلو بجٹ، گھروں کی تزئین و آرائش، بچوں کی پرورش اور نگہداشت کے لیے خواتین کی تعلیم ضروری ہے اس کے لیے ہوم اکنامکس کے ادارے موجود ہیں جہاں خواتین تعلیم حاصل کر کے سلیقے کے ساتھ گھر کا انتظام چلا سکتی ہیں۔

ش۔ تربیت اساتذہ

تعلیمی نظام میں استاد کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ اچھے استاد کے بغیر بہترین تعلیم کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تعلیم کے شعبے میں آنے والے اساتذہ کی صحیح تربیت کی جائے۔ دنیا بھر میں اساتذہ کی تربیت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

پاکستان میں اساتذہ کی تربیت کے لیے ایلیمنٹری کالجز، کالجز آف ایجوکیشن اور ادارہ ہائے تعلیم و تحقیق جیسے ادارے موجود ہیں جبکہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی آف ایجوکیشن بھی قائم کی جا چکی ہے۔ بی۔ ایڈ کرنے کے لیے بی۔ اے تک کی تعلیم ضروری ہے جب کہ ایم۔ ایڈ کے لیے بی۔ ایڈ کی تعلیم ضروری ہے۔ بی۔ اے کے بعد ایم۔ اے ایجوکیشن میں داخلہ ملتا ہے۔ جب کہ ایف۔ ایس۔ سی کے بعد بی۔ ایس۔ ایڈ کی ڈگری 3 سال میں دی جاتی ہے۔

ص۔ کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم

دورِ جدید میں کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا کے تمام ممالک ایک دوسرے کے قریب ہو گئے ہیں اور دنیا ایک گلوبل ویلج (Global Village) بن گئی ہے۔

پیشہ ورانہ تعلیم کی مجموعی ترقی کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کمپیوٹر کی تعلیم نے انفارمیشن کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور ترسیل معلومات کے حوالے سے کمپیوٹر اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ انٹرنیٹ نے پوری دنیا کو

سمیٹ کر قریب کر دیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے ہر قسم کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اب دنیا کی بڑی بڑی لائبریریوں سے انٹرنیٹ کے ذریعے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اہم نکات

1- نظام تعلیم سے مراد تعلیم سے متعلقہ عناصر کا ایسا مجموعہ ہے جو باہمی طور پر مربوط اور منظم انداز میں تسلسل کیساتھ مقاصد کے حصول کے لئے ایک یونٹ کی شکل میں کام کرتا ہے۔

2- مقاصد تعلیم، نظام تعلیم کا سب سے اہم عنصر ہیں جو کسی بھی معاشرے کے نظریہ حیات اور فلسفیانہ تصورات سے ماخوذ ہوتے ہیں۔

3- پاکستان کے نظامِ تعلیم کے مقاصد تعلیم یہ ہیں۔ روحانی واخلاقی مقاصد، ذہنی وعلمی مقاصد، معاشرتی و پیشہ وارانہ مقاصد، سماجی وتہذیبی مقاصد

4- تعلیم کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ عام تعلیم اور پیشہ وارانہ تعلیم
عام تعلیم میں ابتدائی تعلیم سے لیکر اعلیٰ تعلیم تک شامل ہے جبکہ پیشہ وارانہ تعلیم میں زراعت، طب، انجینئر نگ، تجارتی تعلیم اور قانونی تعلیم شامل ہے۔

آزمائشی مشق

معروضی حصہ

1- مندرجہ ذیل بیانات میں سے کچھ بیانات صحیح ہیں اور کچھ غلط اگر بیان صحیح ہوتو ''ص'' کے گرد اور اگر بیان غلط ہوتو ''غ'' کے گرد دائرہ لگائیں۔

i- نظامِ تعلیم کا اہم ترین عنصر مقاصدِ تعلیم ہے۔ ص / غ

ii- اسلام بنیادی طور پر تعلیم وتربیت کا نظام ہے۔ ص / غ

iii- نظامِ تعلیم کے تمام عناصر کو مقاصدِ تعلیم مربوط کرتے ہیں۔ ص / غ

iv- مقاصدِ تعلیم کا نظامِ تعلیم کی سمت کے تعین میں کوئی کردار نہیں۔ ص / غ

v- مقاصدِ تعلیم معاشرے کے نظریۂ حیات اور افکار سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ ص / غ

vi- اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی، تعلیم کا اعلیٰ ترین مقصد ہے۔ ص / غ

vii- تعلیم کا مقصد افراد کو دنیا کی کامیابی کے لیے تیار کرنا ہے۔ ص / غ

viii- تعلیم کا مقصد افرادِ معاشرہ کو محض پڑھنے لکھنے کے قابل بنانا ہے۔ ص / غ

ix- جس تعلیم کے نتیجے میں ایمان ویقین پیدا نہیں ہوتا وہ حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ ص / غ

x- تعلیم یافتہ فرد کے لیے اچھے اخلاق کا اپنانا ضروری ہے۔ ص/غ

xi- حقیقی کامیابی، آخرت کی زندگی میں کامیابی ہے۔ ص/غ

xii- خودشناسی کو علامہ اقبالؒ نے خودی کا نام دیا ہے۔ ص/غ

xiii- تسخیر کائنات کے لیے سائنس وٹیکنالوجی کی تعلیم ضروری نہیں۔ ص/غ

xiv- علم کا حقیقی سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ص/غ

xv- عالمی قیادت کے لیے تیاری پیشہ ورانہ علوم کے بغیر بھی ممکن ہے۔ ص/غ

xvi- تعلیم کا مقصد پڑھے لکھے لوگ تیار کرنا ہے۔ ص/غ

xviii- مقاصدِ تعلیم طے کرتے وقت، معاشرے کے تمام افراد کی ضروریات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ص/غ

2- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات میں سب سے موزوں ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- نظامِ تعلیم کا سب سے اہم عنصر کون سا ہے۔

(ا) مقاصدِ تعلیم (ب) نصابِ تعلیم

(ج) حکمتِ تدریس (د) امتحانات

ii- اسلام کے نقطۂ نظر سے کیا لازم ہے؟

(ا) دینی تعلیم (ب) دنیوی تعلیم

(ج) دینی و دنیوی تعلیم (د) محض جدید تعلیم

iii- نظامِ تعلیم میں مقاصدِ تعلیم کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

(ا) محض مختلف عناصر کو مربوط کرتے ہیں (ب) روح کی حیثیت رکھتے ہیں

(ج) علم کا حقیقی سرچشمہ ہیں۔ (د) کوئی کردار ادا نہیں کرتے

iv- علم کا حقیقی ذریعہ کیا ہے؟

(ا) وحی (ب) سائنسی تحقیقات

(ج) جدید ٹیکنالوجی (د) فلسفہ

v- انسان کیا ہے؟

(ا) عقلی حیوان (ب) معاشی حیوان

(ج) سماجی حیوان (د) سیاسی حیوان

3- مناسب ترین الفاظ سے جملہ مکمل کریں۔

i- مقاصدِ تعلیم کسی بھی معاشرے کے.................. سے ماخوذ ہوتے ہیں۔

ii- تعلیم کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ طالب علم تعلیم کے نتیجے میں.................. کو پہچان سکے۔

iii- تعلیم افراد اور معاشرہ کو عالمی قیادت کے منصب کے لیے.................. بناتی ہے۔

iv- تعلیم کا ایک مقصد.................. افراد تیار کرنا بھی ہے۔

v- تعلیم کا ایک مقصد یہ ہے کہ.................. اپنے خاندان، ماحول اور معاشرے میں ایک فرد کی حیثیت سے اپنا مقام پیدا کرے۔

vi- انسانی شخصیت میں اس کے.................. کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

vii- باہمی تعاون سے معاشرے میں.................. اور مل جل کر رہنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے۔

viii- تعلیم کے مقاصد میں طالب علم کی.................. کی تشکیل کا اہتمام ہونا چاہیے۔

ix- تعلیم کا مقصد صرف پڑھے لکھے بے روزگاروں کی کھیپ تیار کرنا نہیں بلکہ ملکی اور بین الاقوامی

x- ضروریات کے مطابق.................. کے حامل افراد تیار کرنا ہے۔

انشائیہ حصہ

4- نظامِ تعلیم کی تعریف کریں اور اس کے بڑے بڑے عناصر کے نام لکھیں۔ ان میں سے اہم ترین عنصر کی وضاحت کریں۔

5- نظامِ تعلیم میں مقاصدِ تعلیم کے مقام اور حیثیت کا تعین کیجیے۔

6- مقاصدِ تعلیم سے کیا مراد ہے۔ پاکستان میں نظامِ تعلیم کے مقاصد کے تعین میں کن باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے؟

7- روحانی و اخلاقی مقاصدِ تعلیم کی تفصیل بیان کریں۔

8- تعلیم کے ذہنی اور علمی مقاصد تفصیل سے بیان کریں۔

9- تعلیم کے معاشی و پیشہ ورانہ مقاصد بیان کیجیے۔